

مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، روزے کا فدیہ کون کون شخص دے سکتا ہے، کیا بیمار اور مریض بھی فدیہ دے سکتا ہے، اس کی وضاحت فرمادیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ روزہ کی بجائے اس کا فدیہ ادا کرنے کا حکم شیخ فانی کیلئے ہے، عام مریض کیلئے نہیں۔ شیخ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ ایسا شخص جو وقتی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اور زندگی میں دوبارہ صحت مند ہونے کی امید ہو، اس کے لیے روزے کا فدیہ ادا کرنا کافی نہیں، صحت مل جانے کے بعد روزے کی قضا کرنا لازم ہے، تاہم ایسا شخص جس کو ایسا مرض لاحق ہو، جس سے زندگی بھر صحت مند نہ ہونے کا یقین ہو، پھر اس کے بارے ماہر طبیب بھی کہہ دیں کہ یہ شخص روزہ رکھے گا تو اس کے مر جانے یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے، تو ایسا مریض شخص بھی روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

یاد رہے کہ کسی عام بیماری میں مبتلا ہونا بھی روزے چھوڑنے کا عذر نہیں، بہت سے شوگر و گردے کے مرض والے بھی روزہ رکھتے ہیں، ہاں مرض اگر اتنا شدید ہے کہ روزہ رکھنا اس کیلئے ضرر کا باعث ہے، تو تا حصول صحت اسے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے، پھر صحتیاب ہونے پر ان روزوں کی قضا لازم ہے، ہاں اگر اسی مرض ہی کی حالت میں بڑھاپے کی عمر میں پہنچ گیا اور اس بڑھاپے کی وجہ سے فی الحال اور آئندہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رہے، تو ایسا شخص شیخ فانی ہے، اب اس صورت میں قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرے اور ہر ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کی مقدار کے برابر ہے اور ایک صدقہ

فطر کی مقدار تقریباً 1920 گرام (یعنی دو کلو میں اسی گرام کم) گندم، آٹا یا اس کی رقم ہے اور اگر شیخ فانی کی تعریف میں داخل نہ ہوا، تو ورثاء کو قضاء شدہ روزوں کے بدلے میں فدیہ ادا کرنے کی وصیت کرے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۳ / رمضان المبارک / ۱۴۴۴ھ

25 / مارچ / 2023ء



الجواب صحیح
بسم اللہ

الجواب صحیح
مشرکت رفیق
25 مارچ 2023
۳ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

